Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱؁

ہفتہ

ایڈیٹر عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ || ۲۸ نبوت ۱۳۳۲ھ ۔ ۲۸ نومبر ۱۹۵۳ء || نمبر ۲۰۰

مسئلہ سویز کے تصفیہ میں ٹال مٹول سے کام لیکر ہم ایک سنہری موقعہ کھو رہے ہیں

دار العوام میں لیبر پارٹی کے ایک سابق وزیر مسٹر ڈرو واٹ کی تقریر

لنڈن ۲۷ نومبر۔ لیبر حکومت کے ایک سابق وزیر مسٹر ڈرو واٹ نے بدھ کے روز برطانوی دار العوام میں مسئلہ سویز پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا کہ برطانیہ کی موجودہ حکومت مسئلہ سویز کے تصفیہ میں ٹال مٹول سے کام لے کر ایک نہایت اچھا موقعہ ہاتھ سے گنوا رہی ہے۔ انہوں نے کہا اب صرف دو معمولی سی باتوں پر اختلاف کی وجہ سے مذاکرات میں تعطل پیدا ہوگیا ہے۔ دراصل حکومت اس بات سے خوفزدہ ہے کہ اس سمجھوتے کا اس کی اپنی پارٹی کے بعض باغی عناصر پر اچھا اثر نہیں ہوگا۔ اور حکومت ان کے ردعمل کا آسانی مقابلہ نہیں کرسکے گی۔ مسٹر واٹ کو جواب دیتے ہوئے برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ سویز کے مستقبل کے بارے میں برطانیہ اور مصر کے درمیان ضرور سمجھوتہ ہو جائے گا انہوں نے کہا حکومت کے رویہ کے بارے میں مسٹر واٹ جو قیاس آرائی چاہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن مجھے پورا یقین ہے۔ کہ اس وقت جن باتوں پر اختلاف ہے وہ باتیں بھی جلد طے ہو جائیں گی۔ مسٹر ایڈن؟

اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے روس کی قرارداد امن بھاری اکثریت سے مسترد کر دی

"روس کے پاس امریکہ سے بھی بڑھ چڑھ کر ایٹمی ہتھیار موجود ہو سکتے ہیں" سیاسی کمیٹی میں مسٹر وشنسکی کا اعلان

نیویارک ۲۷ نومبر۔ کل رات اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے تخفیف اسلحہ کے متعلق روس کی قرارداد امن بھاری اکثریت سے مسترد کر دی۔ اس سے قبل روسی نمائندے مسٹر وشنسکی نے تقریر کرتے ہوئے اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ روس کے پاس ایسے ایسے ایٹمی ہتھیار بھی ہو سکتے ہیں

کہ جن کی امریکہ کو ابھی ہوا تک نہیں لگی۔ روس کی ایٹمی طاقت کے متعلق صاف اور سیدھے الفاظ میں کوئی بیان دینے سے احتراز کرتے ہوئے انہوں نے کہا جہاں تک ایٹم اور ہائیڈروجن کی ریسرچ کا تعلق ہے۔ روس دنیا کے دوسرے ممالک سے ہرگز پیچھے نہیں ہے۔ مسٹر وشنسکی برطانوی نمائندے مسٹر سیلون لائڈ کی ایک حالیہ تقریر کا جواب دے رہے تھے۔ جس میں مسٹر لائڈ نے کہا تھا۔ کہ روس ایٹمی نام نہاد "قرارداد امن" کے ذریعہ ایٹمی ریسرچ کی سہولتوں کو ختم کرانا چاہتا ہے۔ کیونکہ اس میدان میں وہ خود باقی دنیا سے بہت پیچھے ہے۔ مسٹر وشنسکی نے کہا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ ایٹمی طاقت کے اعتبار سے روس دوسروں کی نسبت کمزور ہے۔ انہوں نے مغربی ملکوں کو چیلنج کیا۔ کہ وہ خود اپنے ہی نامور سائنسدانوں سے پوچھ لیں کہ روس اس میدان میں کتنی ترقی کر چکا ہے۔ کیونکہ وہ اس سے اچھی طرح باخبر ہیں۔

مسٹر نہرو نے امریکہ اور پاکستان کے باہمی مذاکرات کو ناروا طریق سے پیش کیا ہے

بھارتی وزیر اعظم کے حالیہ بیان پر مشہور امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کا تبصرہ

نیویارک ۲۷ نومبر۔ "نیویارک ٹائمز" اپنی اشاعت ۲۷ نومبر ۵۳ء میں "پاکستان کے ساتھ مذاکرات" کے زیر عنوان لکھتا ہے۔ "ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے ریاستہائے متحدہ امریکہ اور پاکستان کے باہمی مذاکرات کو نہایت گمراہ کن طریق سے پیش کیا ہے۔ پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کچھ عرصہ اس ملک میں مہمان رہے۔ اور ان کی آمد پر بڑی مسرت کا اظہار کیا گیا۔ انہوں نے صدر اور سیکرٹری آف سٹیٹ سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس ملاقات میں انہوں نے عمومی طور پر دنیا اور مشرق وسطیٰ کی سلامتی کے عظیم مسئلہ پر تبادلہ خیالات کیا۔ اور اس طرح باہم تبادلہ خیالات کرنا کوئی عجیب امر نہیں تھا۔ اس کے متعلق وزیر اعظم مسٹر نہرو نے کہا ہے کہ یہ ایک انتہائی تشویش کا معاملہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ حقیقتاً ایک فوجی اتحاد کے بارے میں گفت و شنید جاری ہے۔ درحقیقت ایسا نہیں ہے۔ پاکستان کے گورنر جنرل کوئی گفت و شنید کرنے والے افسر نہیں ہیں۔ اور نہ کسی کم تر سطح پر ٹھوس تجاویز کا تبادلہ ہوا ہے۔ لیکن اسے بجا طور پر ایسی بات چیت کہا جا سکتا ہے۔ جس کا مقصد دریافت حالات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ریاستہائے متحدہ امریکہ مشرق وسطیٰ اور پاکستان کو امکانی جارحانہ اقدام سے محفوظ کرنے کے لئے امداد دے۔ تو ہندوستان کو خوفزدہ ہونے کی بجائے تسکین محسوس کرنی چاہیئے۔ اگر بین الاقوامی لحاظ سے دیکھا جائے۔ تو ہندوستان کے لئے ایک طاقتور پاکستان کی بہ نسبت ایک کمزور پاکستان زیادہ خطرہ کا باعث ہوگا۔ درہ خیبر اب بھی ایک دروازہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

ہمیں دفاعی نقطۂ نظر سے غیر جانبدارانہ حیثیت کے مؤثر ہونے پر وزیر اعظم نہرو کی بہ نسبت کم اعتقاد ہے۔ اس لئے ہماری رائے ہے کہ ہندوستان کو طاقتور اور دوست ہمسایوں کی ضرورت ہے۔ ایسے ہمسایوں میں پاکستان کو سب سے زیادہ فوقیت حاصل ہونی چاہیئے اس وجہ سے ہم ہر ایسے طرز عمل یا ایسے بیان پر اظہار افسوس کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اس مقصد کے حصول میں دشواری پیدا ہو۔

ایٹمی امور کے ماہر بھی مسٹر چرچل کے ہمراہ جائیں گے

لنڈن ۲۷ نومبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ جب مسٹر چرچل برمودا کانفرنس میں شرکت کے لئے روانہ ہوں گے۔ تو ان کے ایٹمی امور کے مشیر بھی ان کے ہمراہ جائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ واپس ربوہ تشریف لے آئے

ربوہ ۲۶ نومبر۔ مکرم جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ لاہور سے بخیر و عافیت واپس ربوہ تشریف لے آئے ہیں الحمد للہ

وہ نے مزید کہا۔ میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ متنازعہ فیہ امور میں سے کوئی ایک امر بھی ایسا ہے کہ جسے بنیادی طور پر اہم قرار نہ دیا جا سکے۔ انہوں نے دوران تقریر میں جنرل سر رابرٹسن کی خدمات کو بھی سراہا۔ جو مصر کے ساتھ غیر رسمی مذاکرات میں برطانوی مندوب اعلےٰ کے فرائض سرانجام دینے کے بعد قاہرہ سے عنقریب انگلستان واپس آنے والے ہیں

برما سے کومنتانگ چھاپہ ماروں کا انخلاء

تائیپے ۲۷ نومبر۔ برما سے اب تک ایک ہزار ایک سو انیس کومنتانگ چھاپہ ماروں کو نکالا جا چکا ہے۔ ان لوگوں کو ہوائی جہازوں کے ذریعہ فارموسا پہنچایا جا رہا ہے۔ کل ۱۵۴ آدمیوں کا گروپ فارموسا پہنچا۔ خیال ہے کہ ابھی نصف کے قریب چھاپہ ماروں کا انخلاء عمل میں آیا ہے۔

سوڈان میں انتخابات ختم ہو گئے

خرطوم ۲۷ نومبر سوڈان کے پہلے انتخابات کے سلسلہ میں کل خرطوم کے مختلف علاقوں میں بھی پولنگ اختتام پذیر ہوگئی۔ ان انتخابات کے آخری دن جو تین ہفتہ سے جاری تھے کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ خرطوم کے چھ انتخابی حلقوں کے ایک لاکھ چھ ہزار درج شدہ رائے دہندگان میں سے تقریباً پچاس فیصدی نے اپنا ووٹ استعمال کیا۔ خرطوم کے علاوہ کل ۴۴ اور انتخابی حلقوں میں بھی پولنگ ہوئی۔

ہندوستان اور چین کے درمیان متوقع معاہدہ

تائپے ۲۷ نومبر ڈوکو نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ کمیونسٹ چین اور بھارت کے درمیان آجکل پانچ طاقتی معاہدے کے سلسلے میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس معاہدے کی رو سے بھارت برما ہند چینی شمالی کوریا اور کمیونسٹ چین دوست کے ایک ہی معاہدے میں منسلک ہو جائیں گے

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے مسلم پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۸ نبوت ۱۳۳۲ ہش

حکومت کی طرف سے کپڑے کی درآمد

جب سے حکومت پاکستان نے اپنی نئی تجارتی پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ اور بعض اشیاء کی درآمد پر پابندیاں لگائی ہیں تمام استعمال کی اشیاء کی قیمت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ چنانچہ کپڑے کی قیمت میں اس قدر اضافہ ہو گیا ہے۔ کہ غریب تو رہے ایک طرف متوسط الحال شہری بھی ضرورت کے مطابق کپڑا انہیں خرید سکتے۔ جن لوگوں کے پاس کپڑے کا سٹاک ہے۔ انہوں نے اپنا سٹاک روک لیا ہے۔ یہاں تک کہ بازار میں اب جاپانی لٹھہ بھی تین سوا تین روپیہ گز کے حساب سے مل رہا ہے۔ مگر مل ضرور جاتا ہے۔ جس کا مطلب صاف طور پر یہی ہے کہ ملک میں کپڑا تو موجود ہے۔ مگر سٹاک کرنے والے اس سے زیادہ سے زیادہ نفع اندوزی کرنا چاہتے ہیں۔

اس صورت حال کو دیکھ کر حکومت نے انتظام کیا ہے کہ کم از کم چار کروڑ کا کپڑا براہ راست ملک میں درآمد کیا جائے۔ اور اس کو بیس فیصدی اضافہ پر مختلف طریقوں سے فروخت کیا جائے۔ یہ اضافہ بھی صرف درآمد اور تقسیم کے اخراجات پورا کرنے کے لئے کیا جائے گا۔ حکومت کی اصل غرض عوام کو سہولت پہونچانا ہے۔ چنانچہ ۲۴ر نومبر کو ایک ترجمان نے اس امر کی وضاحت کی ہے۔ کہ حکومت اس سودے سے منافع حاصل کرنا نہیں چاہتی۔ بلکہ اس کی غرض صرف یہ ہے کہ عوام کو جلد سے جلد مناسب قیمت پر کپڑا مل سکے اور جو بدعنوانیاں کپڑے کی تجارت میں ہو رہی ہیں۔ ان کی روک تھام کی جائے۔ اس طرح کپڑے کے تاجروں کی پوزیشن بھی مستحکم ہو جائے گی۔

ظاہر ہے کہ موجودہ حالات میں جبکہ کپڑا انتہائی گراں ہونے کی وجہ سے عام لوگوں کی قوت خرید سے بالا ہے۔ کپڑے کے عام تاجروں کی تجارت بھی پڑ گئی ہے۔ اور اگر کوئی فائدہ اٹھا رہا ہے تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے سٹاک روک رکھا ہے۔ اور دگنی تگنی قیمت پر بلیک کر رہے ہیں۔

ایسی صورت میں حکومت کا اقدام نہایت مستحسن ہے۔ اور سوائے بلیک کرنے والوں کے حکومت کے اس اقدام پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ دراصل یہی لوگ ہیں۔ جو ملک میں کپڑے کے مصنوعی قحط کے ذمہ وار ہیں۔ ان کو خوف ہے کہ انہیں جو بے انتہا ناجائز نفع اب حاصل ہو رہا ہے۔ وہ حکومت کے اس اقدام کی وجہ سے مسدود ہو جائے گا۔ اور انہیں اپنے سٹاک مناسب قیمت پر باہر لانے پڑیں گے۔ انہی لوگوں کی طرف سے حکومت کے اس اقدام پر طرح طرح کے اعتراضات کئے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ حکومت خود تجارت کرنا چاہتی ہے۔ اور چونکہ پہلے بھی حکومت ایسے کاموں میں خسارا اٹھا چکی ہے۔ اس لئے وہ ملک کا روپیہ ضائع کر رہی ہے۔ حالانکہ کپڑے کی درآمد کے متعلق حکومت نے صاف صاف اعلان کر دیا ہے۔ کہ اس کی منشا منافعہ کے لئے تجارت کرنا نہیں ہے۔ بلکہ ملک میں کپڑے کی جو قحط سالی پیدا ہو گئی ہے اس کو دور کرنا ہے

دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ حکومت عوام کے حق تجارت پر چھاپہ مارنا چاہتی ہے۔ یہ اعتراض بھی درست نہیں۔ کیونکہ حکومت کی غرض تجارت نہیں ہے۔ بلکہ اس کی غرض صرف عوام کو سہولت بہم پہونچانا ہے۔ اس لئے اگر کچھ عوامی روپیہ حکومت کو اس میں خرچ بھی کرنا پڑے۔ تو اس میں کوئی ہرج نہیں۔ کیونکہ ایسا روپیہ عوام پر ہی خرچ ہوگا۔ پھر اگر یہ لوگ مصنوعی قحط سالی پیدا نہ کرتے۔ تو حکومت کو ضرورت نہ تھی کہ وہ یہ کام کرتی۔ اس لئے حکومت کے اس اقدام سے عوام کے حق تجارت پر کوئی زد نہیں پڑتی۔ اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے معترضین کا یہ اعتراض بھی بے بنیاد ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ حکومت کے اس اقدام سے عوام کو بہت فائدہ ہوگا۔ اور جیسا کہ ترجمان نے کہا ہے ملک میں کپڑے کی صورت حال بہتر ہو جائے گی۔ نقصان اگر کسی کا ہوگا تو البتہ بدعنوانیاں کرنے والوں کا ہی ہوگا۔ جو دراصل اس صورت حال کے ذمہ وار ہیں۔ ورنہ عام تاجروں کے لئے اس میں نقصان کا کوئی احتمال نہیں۔ بلکہ انہیں اس سے فائدہ ہوگا۔ کیونکہ سٹاکسٹ جب اپنا مال باہر نکالنے پر مجبور ہوں گے۔ تو قیمتیں گرنے کی وجہ سے کپڑے کی خرید تیز ہو جائے گی۔ اور عام تاجر زیادہ سے زیادہ کپڑا فروخت کر سکیں گے۔

اس وقت حال یہ ہے کہ چونکہ کپڑے کی خرید گر گئی ہے۔ عام تاجر بھی زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تاکہ وہ اپنی ضروریات زندگی پوری کر سکے۔ جب ملک میں کپڑے کی افراط ہو جائے گی۔ تو بازار میں خریداری بڑھنے کے ساتھ اس کی آمد میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ اور اس کو زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی کیونکہ یہ ایک اقتصادی نکتہ ہے۔ کہ ایک خاص حد تک جتنا زیادہ مال فروخت ہو اتنا ہی عام تاجر کے لئے مفید ہوتا ہے۔

قرآن مجید کا ڈچ ترجمہ

احباب "المصلح" کی ۲۴ر نومبر کی اشاعت سے یہ خوشخبری معلوم کر چکے ہوں گے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے ڈچ زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کی طباعت مکمل ہو گئی ہے۔ اور جرمن زبان میں قرآن پاک کے ترجمہ کی طباعت کا کام چند دنوں میں ہی شروع ہونے والا ہے۔

یہ دونوں ترجمے اس سلسلہ تراجم قرآن مجید کا ایک حصہ ہیں۔ جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت اور نگرانی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مختلف زبانوں مثلاً انگریزی۔ فرانسیسی۔ روسی۔ اطالوی اور ہسپانوی وغیرہ میں کئے جا رہے ہیں۔ انگریزی زبان کا ترجمہ اس سے پہلے مکمل ہو چکا ہے۔ بلکہ اس کے ایک بڑے حصہ کے تفسیری نوٹ بھی اس کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں۔ ڈچ ترجمہ اس کے بعد اب شائع ہوا ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا فضل اور انعام ہے۔ جو اس نے جماعت کو ان ترجموں کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصد تھا۔ اور اسی کا اظہار آپ نے اپنے مختلف منظوم ومنثور کلام میں فرمایا ہے۔ ایک شعر میں تو حضور نے نہایت عاشقانہ انداز میں اس ولولہ کا یوں اظہار فرمایا ہے ؎

صد بار رقص ہا کنم از خرمی اگر
بینم کہ حسن دلکش فرقاں نہاں نماند

کہ اگر قرآن مجید کا حسن بے پایاں ظاہر ہو جائے۔ تو میں اس خوشی میں سینکڑوں مرتبہ اچھلنے کے لئے تیار ہوں

جماعت کے دوستوں کو اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ انہیں قرآن مجید کی ایک اور خدمت کر کے حضور کی اس خوشی کے ایک حصہ کو مکمل کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اور انہوں نے دوسری دنیا پر ایک بار پھر قرآن مجید کے حسن کو نمایاں کر دیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اللہ تعالےٰ کی اس نعمت کے بعد ان پر اب اور زیادہ ذمہ داریاں عائد ہو جاتی ہیں ایک تو یہ کہ مومن اپنے کام کو کبھی ادھورا نہیں چھوڑتا۔ اس لئے جس کام کو انہوں نے شروع کیا ہے۔ اب اسے بہر حال اور جلد تر مکمل کرنا ہے۔ اور پھر دوسرے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دنیا کو جو پیغام دیا جا رہا ہے اسے پہلے اپنے نفسوں میں رائج کرنا ہے۔ موخر الذکر چیز پہلی چیز سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ گویہ ذمہ داری ہم پر اب عائد نہیں ہوئی۔ یہ اسی وقت کی ہے جب سے قرآن مجید محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ لیکن اس موقعہ پر اس کی ایک بار پھر یاددہانی ضرور ہو جاتی ہے۔ ہمیں سوچنا چاہیئے کہ ہم جو اکناف عالم میں قرآن مجید کی اشاعت کر رہے ہیں۔ اور دنیا کو اس پیغام جاودانی سے روشناس کر رہے ہیں۔ اس کی تاثیرات خود ہمارے نفسوں اور ہماری روحوں میں جاری ہیں؟ دنیا کے سامنے کسی چیز کو پیش کرتے وقت پیش کرنے والے کی ذمہ داریاں بہر حال بڑھ جاتی ہیں عقل اور اخلاق کا تقاضا ہے کہ کہنے والے کے قول اور عمل میں موافقت اور مطابقت ضرور ہو۔ جب تک ہم اس تقاضے کو پورا نہ کریں گے۔ ہماری پیشکش صحیح رنگ میں خدائی تائیدات کی حامل نہیں ہو سکتی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے پچھلے خطبات میں جماعت کو دراصل اسی امر کی طرف خصوصاً توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ قرآن مجید کو پڑھیں۔ اور خاص طور پر اس کا ترجمہ سیکھیں اور پھر اس پر عمل کریں۔ بلکہ حضور نے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ کہ عام مسلمان تو بھلا قرآن مجید کو فراموش کر ہی چکے ہیں۔ خود ہماری جماعت میں بھی جو اصلاح کا دعویٰ ہے۔ اس پہلو سے بہت کمی ہے۔ اور اس کمی کو جلد تر دور کرنے کے لئے حضور نے حکم دیا ہے۔ کہ جماعتوں میں فوری طور پر ایسا انتظام کیا جائے۔ کہ جو لوگ قرآن مجید کا ترجمہ نہیں جانتے۔ وہ ترجمہ سیکھیں۔ اور جو پڑھ کر نہیں سیکھ سکتے۔ وہ دوسروں سے سن کر سیکھیں۔ بلکہ یہ نگرانی کی جائے۔ کہ ہر گھر میں ترجمہ والا قرآن مجید ہو۔ تاکہ اس کے افراد قرآن مجید کو ترجمہ کے ساتھ پڑھیں۔ اور اس کے مطالب کو سمجھیں۔

پس آج جبکہ ڈچ ترجمہ کی اشاعت پر ہم اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ ہمیں اس پہلو سے بھی سوچنا چاہیئے۔ کہ ہم جو دوسرے لوگوں کے سامنے ایک نعمت کو پیش

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

تربیتِ اولاد کے دس سنہری گُر

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

(۲)

بچہ کی ولادت کے ساتھ ہی اس کی تربیت کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے

ماں کی نیکی کے بعد خود اولاد کی تربیت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اس ضمن میں سب سے پہلا سوال یہ ہے۔ کہ بچے کی تعلیم و تربیت کا زمانہ کس وقت سے شروع ہونا چاہیئے۔ اس معاملہ میں اکثر ماں باپ اس خطرناک غلطی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ کہ بچپن تو کھیل کود اور آزادی اور بے قیدی کا زمانہ ہے۔ جب بچہ ذرا بڑا ہو لے گا۔ تو پھر اس کی تربیت کا وقت آئے گا۔ یہ نظریہ سخت مہلک اور اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تاکیداً ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ایک بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کے کان میں سب سے پہلی آواز اذان کی پہنچاؤ۔ کیونکہ اذان کے الفاظ میں نہ صرف اسلام کی تعلیم کا خلاصہ آجاتا ہے۔ بلکہ اس میں ایک زبردست دعوت کا رنگ بھی ہے۔ جس میں گویا مخاطب کو آواز دے کر بلایا جاتا ہے۔ کہ اے سننے والے ادھر کان دھر۔ اور صلوٰۃ اور فلاح کے رستہ پر قدم زن ہوتا ہوا اس طرف چلا آ۔ پس رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس مبارک ارشاد میں یہ صریح اشارہ ہے۔ کہ بچہ کی تربیت اس کی پیدائش کے ساتھ ہی شروع ہو جانی چاہیئے۔ یہ خیال کہ شروع میں تو بچہ کچھ سمجھتا ہی نہیں۔ بالکل غلط اور باطل ہے۔ کیونکہ اول تو خواہ وہ الفاظ کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ بہرحال کسی نہ کسی رنگ میں اس کی ولادت کے ساتھ ہی اس کے تاثر و تاثیر کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور دماغ کے غیر شعوری حصہ میں کچھ نہ کچھ نقش جمنے لگ جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں اس ہدایت میں والدین کے لئے بھی یہ سبق ہے۔ کہ خواہ تمہارے خیال میں بچہ کا یہ زمانہ غیر شعوری زمانہ ہی ہو۔ تمہیں ابھی سے اس کی تربیت کی فکر ہونی چاہیئے۔ کیونکہ تم نہیں جانتے۔ کہ اس کے شعور کا زمانہ کب شروع ہوتا ہے۔ پس ممکن ہے۔ کہ تم اسے ایک گم صم بت سمجھ کر نظر انداز کر دو۔ اور وہ اندر ہی اندر ماحول کا بُرا اثر قبول کر کے خراب ہونا شروع ہو جائے۔

بہرحال اسلامی تعلیم کے مطابق بچوں کی تربیت کا زمانہ ان کی ولادت کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ ماں باپ بڑے ہی بدقسمت ہیں۔ جو اپنے بچہ کے چند ابتدائی سال اس غفلت میں گذار دیتے ہیں۔ کہ ابھی وہ تربیت کے قابل نہیں ہوا۔ بچے کی آنکھوں کے سامنے زہر آلود اور حیا سوز نظارے آتے ہیں۔ اور نادانی سے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ابھی بچہ ان باتوں کا شعور نہیں رکھتا۔ بچہ کے کانوں میں خلافِ اخلاق اور خلافِ شریعت باتیں پہنچتی ہیں۔ اور بے وقوفی سے فرض کر لیا جاتا ہے۔ کہ بچہ ابھی ان باتوں کو نہیں سمجھتا۔ اور نہیں جانتا۔ اور اس سارے عرصہ میں ایک زہری فصل کا بیج بچہ کے دل و دماغ میں بویا جا رہا ہوتا ہے۔ بے شک بچہ بسا اوقات اس بیج کی مسمومیت کو نہیں پہچانتا۔ مگر زہر پھر بھی زہر ہے۔ اور اندر ہی اندر اپنا کام کرتا چلا جاتا ہے۔ پس اولاد کی تربیت کا دوسرا سبق یہ ہے۔ کہ ان کی ولادت کے ساتھ ہی ان کی تربیت کا خیال شروع کر دو۔ اور خواہ وہ بظاہر تمہاری بات سمجھیں یا نہ سمجھیں تم یہی سمجھو کہ وہ تمہارے ہر فعل کو دیکھ رہے۔ اور ہر قول کو سن رہے ہیں۔ یہ ایک نہایت لطیف نفسیاتی نکتہ ہے۔ جو ہماری شریعت نے ہمیں سکھایا ہے۔ اور ہر مسلمان باپ اور ہر مسلمان ماں کا فرض ہے۔ کہ وہ بچوں کے متعلق اپنے تربیتی پروگرام کو اس نکتہ کی روشنی میں مرتب کرے۔ دیکھو یہ ایک بہت موٹی سی بات ہے۔ کہ جس مذہب نے یہ تعلیم دی ہے۔ کہ خاوند اور بیوی بچہ کی ولادت سے بھی پہلے آپس میں ملتے ہوئے اپنے ہونے والے بچہ کے متعلق شیطان سے دور رہنے اور خدا کی پناہ میں آنے کی دعا مانگیں کیا وہ بچہ کی ولادت کے بعد اسے کئی سال تک تربیت اور اخلاقی نگرانی کے بغیر رہنے دیگا۔ هیهات هیهات لما تصفون۔

قرآن ایمانی اور عملی تربیت کا مکمل ضابطہ ہے

اس کے بعد بچہ کی بلاواسطہ تربیت کا زمانہ شروع ہوتا ہے۔ اس کے متعلق یہ سوال کہ بچے کو کیا تربیت دی جائے۔۔ ایک مسلمان کے لیے طے شدہ سوال ہے۔ ہماری ساری تربیت اخلاقی اور روحانی بلکہ ایک حد تک جسمانی اور مالی کا بھی مکمل ضابطہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ جس کی عملی تفسیر رسولِ خدا ؐ کی سنت اور قولی تشریح احادیث صحیحہ ہیں۔ اور اسی ضابطہ کے احیاء اور تجدید کے لیے ہماری جماعت کے مقدس امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ پس ہمارے لائحہ عمل کا تو کوئی سوال نہیں۔ وہ پہلے سے موجود ہے۔ اور اپنے ساتھ ابدی زندگی کی اجارہ داری لیکر آیا ہے۔ یہ وہی ضابطہ ہے۔ جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق بیان کرتے ہوئے ہماری مادر مشفق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ خلقہ کلہ القرآن۔ یعنی آپ کا تمام خلق قرآن تھا۔ اور آپ قرآنی تعلیم کی مجسم تصویر بن کر آئے تھے۔" اور اسی کے پیش نظر خداتعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ کہ لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ یعنی "اے مسلمانو! تمہارے لئے رسولِ خدا کی زندگی میں ایک مکمل نمونہ موجود ہے۔" پس تربیت کے ضابطہ کی تلاش کا تو کوئی سوال نہیں۔ ہاں یہ سوال ضرور ہے۔ کہ بچوں کی تربیت سے تعلق رکھنے والی بہت سی باتوں میں سے کن باتوں کو مقدم کیا جائے۔ سو اس کے متعلق میں اپنے اس مختصر مضمون میں صرف ایک قرآنی آیت اور ایک حدیث پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ کیونکہ اس سے زیادہ اس مضمون میں گنجائش نہیں قرآن مجید کے بالکل شروع میں ہی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

هدى للمتقين الذين يؤمنون بالغيب ويقيمون الصلوٰة ومما رزقنهم ينفقون۔

"یعنی یہ قرآن متقیوں کے لئے ہدایت نامہ بن کر آیا ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز کو باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے۔ اس سے (ہمارے رستہ میں) خرچ کرتے ہیں"۔

یہ لطیف قرآنی آیت جو قرآن مجید کے بالکل شروع میں آئی ہے۔ اسلامی تعلیم کا ایک ایسا خلاصہ پیش کرتی ہے۔ جس سے بہتر خلاصہ تصور میں نہیں آسکتا۔ ظاہر ہے۔ کہ دین تین حصوں پر تقسیم شدہ ہے۔ اول ایمان کا حصہ جو زبان کی شہادت اور دل کی تصدیق سے تعلق رکھتا ہے۔ اور دوسرے عمل کا حصہ جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی دو شاخوں میں منقسم ہے۔ یعنی بعض حقوق خدا کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور بعض بندوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ یہ قرآنی آیت ان تینوں حصوں یعنی ایمان باللہ اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کے متعلق اسلامی تعلیم کا مرکزی نقطہ پیش کرتی ہے۔ اور اسے قرآن شریف کے شروع میں رکھ کر اس کی اہمیت اور افضلیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ایمانی تربیت کا مرکزی نقطہ

ایمان کے متعلق یہ آیت بیان کرتی ہے۔ کہ ایمانیات کی بنیاد غیب پر ہے۔ یعنی بعض ایسی نہ نظر آنے والی چیزوں پر ایمان لانا جو انسان کے اخلاق اور روحانیت کی تکمیل کے لئے ضروری ہیں۔ یہ چیز اسلام کی تعلیم کے مطابق خدا اور اس کے فرشتے اور اس کی کتابیں اور اس کے رسولؑ اور یوم جزا وسزا اور تقدیر خیر و شر ہیں ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ ان سب چیزوں پر جو جسم کی آنکھوں سے تو نظر نہیں آتیں۔ مگر دل اور دماغ کی روشنی سے دیکھی جاتی ہیں۔ ایمان لائے۔ کیونکہ ان پر ایمان لانے کے بغیر انسان کے دین کی عمارت اور انسان کے عمل صالح کی بنیاد مکمل نہیں ہو سکتی۔ پس احمدی ماؤں کا پہلا فرض اپنی اولاد کو اس بنیادی ایمان پر قائم کرنا ہے۔ ہر احمدی بچے کے دل میں یہ بات راسخ ہونی چاہیئے۔ کہ میرا ایک خدا ہے۔ جس نے مجھے پیدا کیا۔ اور جو میرا حاکم و مالک ہے۔ اور مجھے اس کے ساتھ ذاتی تعلق قائم کرنا چاہیئے۔ ہر احمدی بچے کے دل میں یہ بات راسخ ہونی چاہیئے۔ کہ دنیا کے نظام کو چلانے کے لئے خدا نے فرشتے بنائے ہیں۔ جو بظاہر نظر نہ آنے کے باوجود لوگوں کے دلوں میں نیکیوں کی تحریک کرتے اور بدیوں سے روکتے ہیں۔ ہر احمدی بچے کے دل میں یہ بات راسخ ہونی چاہیئے۔ کہ خدا نے دنیا میں وقتاً فوقتاً لوگوں کی ہدایت کے لئے مختلف کتابیں نازل کی ہیں۔ اور ان سب میں سے آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن مجید ہے۔ جس پر عمل کرنے کے بغیر انسان نجات نہیں پا سکتا۔ ہر احمدی بچے کے دل میں یہ بات راسخ ہونی چاہیئے۔ کہ لوگوں کو پیغام ہدایت پہنچانے اور ان کے لئے پاک نمونہ بننے کے لئے خدا ہر زمانہ میں اپنے رسول بھیجتا رہا ہے۔ اور ان میں سے آخری صاحبِ شریعت رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو تمام نبیوں کے سردار اور خاتم النبیین اور افضل الرسل ہیں۔ جن کے دین کی خدمت اور تجدید کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کیا ہے۔ ہر احمدی بچے کے دل میں یہ بات راسخ ہونی چاہیئے۔ کہ موت کے بعد ایک اور زندگی بھی ہے۔ جس میں جزا سزا کی تیاری کے لئے انسان کو اپنے اعمال کا جواب دہ ہونا پڑے گا۔ اور بالآخر ہر احمدی بچے کے دل میں یہ بات بھی راسخ ہونی چاہیئے۔ کہ روحانی ہدایت نامہ کے علاوہ دنیا کا مادی کارخانہ بھی خدا ہی کے بنائے ہوئے قانونِ قضا و قدر کے ماتحت چل رہا ہے خواہ وہ قانون خیر سے تعلق رکھتا ہے۔ یا کہ شر سے یہ سب باتیں ہر احمدی بچے کے دل میں بچپن سے ہی اس طرح راسخ ہونی چاہئیں۔ کہ بعد کی زندگی کا کوئی طوفان خواہ وہ کتنا ہی خطرناک ہو۔ اسے اس عقیدہ سے متزلزل نہ کر سکے۔ اور احمدی بچوں کے دلوں میں حسنِ قول اور حسنِ فعل کے ذریعہ یہ ایمان پیدا کرنا احمدی ماؤں کا کام ہے۔ اگر پانی جیسی سیال چیز قطرہ قطرہ گر کر پتھر جیسی سخت چیز میں دائمی نقش پیدا کر سکتی ہے۔ تو ماں کی شب و روز کی نصیحت بچوں کے دلوں میں کیوں یہ غیر فانی ایمان پیدا نہیں کر سکتی؟ مگر آجا کے بات وہیں آجاتی ہے۔ کہ ماں خود نیک اور دیندار ہو۔ ہمارے رسولؐ پر خدا کی ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں۔ آپ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:۔

عليك بذات الدين تربت يداك

"یعنی اے مسلمان مرد! تیرا فرض ہے کہ دیندار با اخلاق بیوی سے شادی کر ورنہ تیرے ہاتھ ہمیشہ خاک آلود رہیں گے"۔

عمل کے میدان میں دو بنیادی نیکیاں

ایمان کے بعد اعمال کا مرحلہ ہے۔ جن میں سے اوپر کی آیت میں دو بنیادی عملوں کو منتخب کیا گیا ہے۔ ان میں ایک نماز ہے۔ اور دوسرے انفاق فی سبیل اللہ۔ (یعنی خدا کے رستہ میں خرچ کرنا) ہے۔ اور حق یہ ہے۔ کہ یہ دو عمل حقیقۃً اسلام کی جان ہیں۔ اور باقی سب اعمال انہی دو عملوں کی

شافیں اور اپنی دونہروں کے راجباہے ہیں۔ نماز خدا کا حق ہے۔ جو خدا کے ساتھ بندے کا ذاتی تعلق قائم کراتا اور اس کے عظیم الشان پاور اسٹیشن کے ساتھ بندے کے دل کی تاروں کا جوڑ ملا کر اس کے سینہ میں ایک دائمی شمع روشن کر دیتا ہے۔ اور دوسری طرف انفاق فی سبیل اللہ بندوں کا حق ہے۔ جس کے ذریعہ نہ صرف جماعت اور قوم کے مشترکہ کاموں یعنی تبلیغ اور تعلیم وغیرہ کا بوجھ اٹھایا جاتا ہے۔ بلکہ امیروں کی دولت کا ایک حصہ کاٹ کر غریبوں کی حالت کو بھی بہتر بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور اگر غور کیا جائے۔ تو یہی دو باتیں یعنی نماز اور انفاق فی سبیل اللہ ساری اسلامی تعلیم کا خلاصہ ہیں۔ خدا سے ذاتی تعلق پیدا کرو۔ اور جماعتی کاموں میں حصہ لو۔ دل میں خدا کی محبت کی لو لگاؤ۔ اور خدا کے دیئے ہوئے رزق میں سے قوم کا اور اپنے غریب بھائیوں کا حصہ نکالو۔

پھر مما رزقنٰھم ینفقون (یعنی نیک لوگ ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں) کے الفاظ میں یہ اشارہ بھی کیا گیا ہے۔ کہ صرف اپنے مال میں سے ہی خرچ کرنے کی طرف دھیان نہ رکھو۔ بلکہ ہر وہ چیز جو تمہیں خدا کی طرف سے رزق کے طور پر ملی ہے۔ اسی میں سے خدا کا اور بندوں کا حق ادا کرو۔ اب دیکھو۔ کہ جس طرح مال خدا کا رزق ہے۔ اسی طرح انسان کے قوی بھی خدا کا رزق ہیں۔ انسان کے اوقات بھی خدا کا رزق ہیں۔ اور انسان کا علم بھی خدا کا رزق ہے۔ پس مما رزقنٰھم ینفقون کی ہدایت کا تقاضا ہے۔ کہ ان تمام قسم کے رزقوں میں سے خدا کا اور اس کے بندوں کا حصہ نکالا جائے۔ مال میں سے زکوٰۃ اور صدقہ اور چندہ دیا جائے۔ دل و دماغ کی طاقتوں کے ذریعہ ملک و قوم کی خدمت کی جائے۔ وقت کا کچھ حصہ دینی اور جماعتی کاموں میں لگایا جائے۔ اور خدا کے دیئے ہوئے علم سے دنیا کو فائدہ پہنچایا جائے۔

نماز اور خدا کے رستہ میں خرچ کرنا

پس ایمان قائم کرنے کے بعد ماؤں کا اولین فرض یہ ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں میں یہ دو بنیادی نیکیاں راسخ کرنے کی کوشش کریں۔ یعنی ایک تو ان کے دلوں میں بچپن سے ہی نماز کا شوق پیدا کریں۔ اور اسی کا عادی بنائیں۔ اور دوسرے بچوں میں یہ عادت پیدا کریں۔ کہ وہ جماعتی کاموں میں حصہ لیں۔ اور کچھ نہ کچھ رقم خواہ وہ کتنی ہی قلیل ہو۔ اپنے ہاتھ سے چندہ کے طور پر دیا کریں۔ نماز پڑھتے ہوئے ان کے دل میں یہ احساس ہو۔ (اور اس احساس کا پیدا کرانا ماؤں کا کام ہے) کہ ہم خدا کے سامنے کھڑے ہو رہے ہیں۔ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اور ہم اسے دیکھ رہے ہیں۔ اور چندہ دیتے ہوئے وہ یہ محسوس کریں۔ کہ ہم اپنی قوم اور جماعت کا بوجھ بٹا رہے ہیں۔ اگر یہ دو ظاہری عمل اور یہ دو باطنی جذبے احمدی ماؤں کے ذریعہ احمدی بچوں میں قائم ہو جائیں۔ تو خدا کے فضل سے ہماری جماعت کا مستقبل محفوظ ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے اس حکم کو اپنے بالکل شروع میں بیان کیا ہے۔ تا اس بات کی طرف اشارہ کرے۔ کہ یہ دو عمل اسلام کی جان ہیں۔ جن سے مسلمان بچوں کی تربیت کا آغاز ہونا چاہیئے۔ ہر احمدی بچہ نماز کا پابند اور اس کا شائق ہو۔ اور ہر احمدی بچہ اپنے آپ کو ایک خدائی جماعت کا فرد سمجھتے ہوئے اس کے کاموں میں ہاتھ بٹانے کی تڑپ رکھے۔ یہ وہ دو زبردست کھونٹے ہیں۔ جن کے ساتھ بندھ کر ہر بچہ تمام قسم کے خطرات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اس کی ایک تار خدا سے ملتی ہے۔ جو ایک نہ ٹوٹنے والا دائمی سہارا ہے۔ اور اس کی دوسری تار جماعت سے ملتی ہے۔ جو اس کے لئے ایک آہنی قلعہ سے کم نہیں۔

پس اے احمدی ماؤ! اے اسلام کی بیٹیو! آج سے اس بات کا عہد کرو۔ کہ تم نے اپنے بچوں میں یہ دو نیکیاں بہرحال پیدا کرنی ہیں۔ تم نے انہیں نماز اور دعاؤں کا پابند بنانا ہے۔ اور ان میں ایک خدائی جماعت کا فرد ہونے اور اس کے لئے وقت اور مال کی قربانی کرنے کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ دیکھو ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک ضمانت دی تھی۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اس کی قدر نہیں کی۔ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ جو مسلمان مجھے اپنے دو عضووں کی ذمہ داری دے۔ (ایک وہ زبان ہے عضو نہانی ہے دوسرا) تو میں ایسے مسلمان کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ مگر یہاں تمہارے آقا کا بھی آقا دنیا کا واحد خالق و مالک خدا جس کے ہاتھ میں زمین و آسمان کے خزانوں کی کنجیاں ہیں۔ ایک ابدی ضمانت دیتا ہے۔ اسے تو قبول کرو۔ فرماتا ہے:۔

الذین یقیمون الصلوٰۃ و مما رزقنٰھم ینفقون...... اولٓئک علیٰ ھدًی من ربھم و اولٓئک ھم المفلحون۔

"یعنی جو لوگ نماز کو قائم کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں۔ وہی ہماری طرف سے ہدایت یافتہ ہیں۔ اور یقیناً وہی بالآخر بامراد ہوں گے۔"

اے احمدی ماؤ! یہ وہ تعویذ ہے۔ جو تمہارے بچوں کی دائمی حفاظت کے لئے زمین و آسمان کا خدا پیش کرتا ہے۔ اسے شوق کے ہاتھوں سے قبول کرو۔ کہ اس سے زیادہ پختہ اور اس سے زیادہ سستا سودا تمہیں کہیں نہیں ملے گا۔ یہ تعویذ کیا ہے؟ نماز اور خدا کے رستہ میں خرچ کرنا

تین سب سے بڑے گناہ

دین کی بنیاد کو اوپر کی تعلیم کے ذریعہ پختہ کرنے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک ایسی ہدایت فرماتے ہیں۔ جس کی تہہ میں گویا اصلاح نفس کے تمام فلسفہ کی کنجی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

الا انبئکم باکبر الکبائر ثلاثًا۔ قالوا بلیٰ یا رسول اللہ۔ قال الاشراک باللہ و عقوق الوالدین و جلس وکان متکئًا فقال الا و قول الزور فما زال یکررھا حتیٰ قلنا لیتہ سکت۔

"یعنی کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں پر مطلع نہ کروں؟ اور آپ نے یہ الفاظ تین دفعہ فرمائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ ضرور ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ تو پھر سنو کہ سب سے بڑا گناہ خدا کا شرک کرنا ہے۔ اور اس کے بعد سب سے بڑا گناہ والدین کی خدمت سے غفلت برتنا ہے۔ اور پھر راوی یہ کہتے ہوئے کہ آپ تکیہ کا سہارا چھوڑ کر اٹھ بیٹھے اور جوش کے ساتھ فرمایا۔ کہ پھر) جھوٹ بولنا سب سے بڑا گناہ ہے۔ اور آپ نے یہ الفاظ اتنی دفعہ دہرائے کہ راوی بیان کرتا ہے۔ کہ ہم نے آپ کی تکلیف کا خیال کر کے دل میں کہا۔ کہ کاش اب آپ خاموش ہو جائیں۔ اور زیادہ تکلیف نہ فرمائیں۔

ظاہری اور باطنی شرک

یہ لطیف حدیث تین ایسی اصولی ہدایتوں پر مشتمل ہے۔ جو بچوں کی تربیت میں عظیم الشان اثر رکھتی ہیں۔ پہلی بات شرک ہے۔ یعنی خدا کی ذات یا صفات میں اس کا کوئی شریک یا برابر ٹھیرانا خوش قسمتی سے اس زمانہ میں بتوں اور دیوتاؤں کے سامنے سر جھکانے والا شرک تو اسلامی توحید کے اثر کے ماتحت دنیا سے آہستہ آہستہ مٹ رہا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے شرک کی ایک مخفی قسم ایسی ہے۔ جس میں بہت سے مسلمان بھی مبتلا ہیں۔ مخفی شرک سے مراد یہ ہے۔ کہ کسی چیز کی ایسی عزت کی جائے۔ جو صرف خدا کی کرنی چاہیئے۔ یا کسی چیز کے ساتھ ایسی محبت رکھی جائے۔ جو صرف خدا کے ساتھ رکھنی چاہیئے۔ یا کسی چیز پر ایسا بھروسہ کیا جائے جو صرف خدا پر ہونا چاہیئے۔ اسلام دین و دنیا کے مختلف کاموں کے لئے ظاہری تدبیروں کے اختیار کرنے سے ہرگز نہیں روکتا۔ بلکہ ان کی ہدایت فرماتا ہے۔ مگر ان پر بھروسہ کرنے اور انہیں ہی کامیابی کا آخری سہارا سمجھنے سے ضرور روکتا ہے اور بڑی سختی سے روکتا ہے۔ پس احمدی ماؤں کا ہاں نیک اور دیندار ماؤں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کے دلوں سے اس مخفی شرک کو جو اس زمانہ میں لاتعداد روحوں کو تباہ کر رہا ہے۔ بیخ و بن سے نکال کر پھینک دیں۔ اور انہیں ہر حال میں مادی تدبیریں اختیار کرنے کے باوجود خدا کی طرف دیکھنے اور خدا پر بھروسہ کرنے کی تعلیم دیں۔ خاکسار راقم الحروف نے ایسی نیک مائیں دیکھی ہیں۔ (اور کاش کہ سب مائیں ایسی ہی ہوں) کہ وہ ایک طرف اپنے بیمار بچے کو دوا دے رہی ہوتی ہیں۔ اور دوسری طرف اسے تھپک تھپک کر سمجھاتی جاتی ہیں۔ کہ بچے یہ دوائی پی لو۔ خدا کا حکم ہے۔ اس لئے پی لو۔ مگر شفا دینے والا صرف خدا ہے۔ اس لئے دوائی بھی پیو۔ اور خدا سے دعا بھی مانگو۔ کہ وہ تمہیں اچھا کر دے۔ ان کے بچے کا امتحان سر پر ہوتا ہے۔ وہ اسے محبت کے ساتھ سمجھاتی ہیں۔ کہ برخوردار وقت ضائع نہ کرو۔ اور کتابیں پڑھو۔ مگر ساتھ ہی یہ الفاظ بھی کہتی جاتی ہیں۔ کہ دیکھو نا! پاس تو تم نے صرف خدا کے فضل سے ہی ہونا ہے۔ مگر یہ اسباب کا سلسلہ بھی تو خدا کا ہی پیدا کیا ہوا ہے۔ اس لئے پڑھائی بھی کرو۔ اور خدا کا فضل بھی مانگو۔ یہ وہ نونہال ہیں۔ جن کے دلوں میں بچپن سے ہی سچی توحید کی بنیاد قائم ہوتی ہے اور بعد کا کوئی طوفان اسے مٹا نہیں سکتا۔

ماں باپ کی خدمت سے کوتاہی کرنا

دوسری ہدایت اس حدیث میں ماں باپ کی خدمت سے غفلت برتنے کے متعلق ہے۔ جسے اسلام میں گویا شرک کے بعد دوسرے نمبر کا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ عقوق الوالدین سے ماں باپ کی نافرمانی ہی مراد نہیں۔ بلکہ ان کا واجبی ادب نہ کرنا اور ان کی خدمت کی طرف سے غفلت برتنا بھی اس کے مفہوم میں شامل ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ اس جگہ ماں باپ کا لفظ بھی دراصل مثال کے طور پر رکھا گیا ہے۔ ورنہ جیسا کہ دوسری حدیثوں میں صراحت کی گئی ہے۔ مراد یہ ہے۔ کہ علیٰ قدر مراتب سب بزرگوں کا ادب اور احترام ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ جن میں یقیناً والدین کو خاص مقام حاصل ہے۔ پس نیک ماؤں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی اولاد کو بچپن سے ہی نہ صرف ماں باپ کا بلکہ سارے بزرگوں کا ادب کرنا سکھائیں۔ دادا۔ دادی۔ چچا۔ چچی۔ پھوپھا۔ پھوپھی۔ خالہ۔ خالو۔ نانا۔ نانی۔ ماموں۔ ممانی۔ بڑا بھائی۔ بڑی بہن۔ ہمسایہ کے بزرگ۔ قوم کے بزرگ۔ ملک کے بزرگ۔ ہر ایک کا ادب ملحوظ رکھنا اور ان سب سے عزت کے ساتھ پیش آنا اسلامی اخلاق کی جان ہے۔ اور احمدی ماؤں کا فرض ہے۔ کہ اپنے بچوں میں اس خلق کو راسخ کرنے کی کوشش کریں۔ یہ مقولہ کتنی گہری صداقت پر مبنی ہے کہ الطریقۃ کلھا ادب "یعنی دین کا رستہ سب کا سب ادب کے میدان میں سے ہو کر گذرتا ہے۔" اور حق یہ ہے۔ کہ ادب اصلاح نفس کا بھی بھاری ذریعہ ہے۔ کیونکہ جو بچے بزرگوں کا ادب کرتے ہیں وہی ان کی نصیحتوں کو سنتے اور ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ پس خوش قسمت ہیں وہ مائیں جو اپنے بچوں کے اندر ادب کا سلیقہ قائم کرنے میں کامیاب ہوں۔ کیونکہ صرف اس قدم سے ہی ان کے تربیتی سفر کا تیسرا حصہ کٹ جاتا ہے۔ (اچھی مائیں) (باقی)

ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھجوائیں

جن جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹیں موصول نہیں ہو رہیں۔ صدران جماعت مہربانی کر کے سکرٹریان تبلیغ کو توجہ دلائیں۔ خود سکرٹریان تبلیغ بھی اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

مختلف مقامات میں سیرۃ النبیؐ کے جلسے

احمد نگر

مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۵۳ء بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری صدر جماعت احمدیہ احمدنگر سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ ہمارے لوکل مسلمان بھائیوں نے بھی شرکت فرمائی۔ مکرم بابو فقیر علی صاحب نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے ابتدائی حالات بیان فرمائے۔ مکرم عبدالحکیم صاحب کاٹھ گڑھی نے رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ میں سے درگزر اور عفو کے پہلو پر روشنی ڈالی۔ مکرم بشیر احمد صاحب قمر نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا عبادت میں انہماک کو ظاہر کیا۔ محمد اکرم صاحب عقیل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم رسول کریمؐ کی مدح میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ عبدالمنان صاحب نے سید الانبیاء حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے توکل علی اللہ پر روشنی ڈالی۔ بعدازاں مکرم قریشی محمد نذیر صاحب نے بتایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے معاہدات پر کس طرح پابند رہے پھر مکرم مولوی ظہور حسین صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ اسوہ حسنہ جو انفاق فی سبیل اللہ اور غلاموں سے حسن سلوک کے بارے میں ہے بیان فرمایا۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر غلام بیگ صاحب (جو اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں) نے قبل از ولادت نبی صلے اللہ علیہ وسلم عربوں کی گمراہی اور بے دینی کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا کہ کس طرح وہی لوگ شمع رسالت کے نور سے منور ہوئے

بالآخر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے فخر موجودات سید الکونین صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ میں سے اس پہلو کی وضاحت فرمائی کہ آپ علم توحید کو بلند اور قائم رکھنے کے لئے زبردست جوش اور غیرت رکھتے تھے۔ یہ جلسہ ایک نظم اور دعا کے بعد ختم ہوا اللھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید (نامہ نگار)

کھوالی چک ضلع لائلپور

جماعت احمدیہ کھوالی چک ۳۱۲ ج۔ب ضلع لائل پور میں ۲۰ رنومبر ۱۹۵۳ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار میاں اللہ رکھا صاحب امام مسجد اہل سنت والجماعت نے سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر مختصر تقریریں کیں

محمد امین شاہ دیہاتی مبلغ

سانگلہ ہل

مسجد احمدیہ سانگلہ ہل میں زیر صدارت جناب ملک محمد عبداللہ صاحب جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد سید مہر علی شاہ صاحب نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات تمام اقوام عالم پر لطیف پیرایہ میں بیان فرمائے۔ چوہدری محمد عبداللہ صاحب مترجم نے حضور پُر نور کے مقام اور شان کو بیان کیا۔ جناب چوہدری فقیر اللہ صاحب اور داؤد احمد صاحب نے بھی تقریریں کیں۔

بھلوکے ضلع گوجرانوالہ

مورخہ ۲۰ رنومبر کو بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ بھلوکے ضلع گوجرانوالہ کا جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت پریذیڈنٹ صاحب جماعت ہذا منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر مختلف تقاریر ہوئیں۔ بشیر احمد سیکرٹری مال بھلوکے

دنیاپور

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد احمدیہ دنیاپور میں منعقد ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف از تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق فاضلہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں از انجیل۔ آنحضرت صلی اللہ و بارک وسلم کی مختصر سوانح عمری کے عنوانات پر تقادیر ہوئیں

منیر دنیاپور۔ محمد منیر احمدی
(سکرٹری تبلیغ)

ملتان

مورخہ ۲۰/۱۱/۵۳ بروز جمعہ مسجد احمدیہ میں زیر صدارت چوہدری عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار اور مکرم سید عزیز احمد صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم محمد سعید صاحب اور رونا فیض بخش صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پر تقاریر کیں۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(عبداللطیف سکرٹری تبلیغ و قائد خدام الاحمدیہ ضلع و شہر ملتان)

بشیرآباد سٹیٹ (سندھ)

مورخہ ۲۰ رنومبر کو بعد نماز جمعہ مسجد بشیرآباد اسٹیٹ سندھ میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم بعرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آغا مشتاق احمد صاحب ہم

خدام ——اور—— مالی ہفتہ

—— از مکرم معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ——

آج میں آپ کی خدمت میں خدام الاحمدیہ کے ایک اہم فریضہ کی طرف توجہ دلانے کے لئے یہ سطور پیش کر رہا ہوں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا سولھواں سال اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ دسمبر کے پہلے ہفتے میں نئے عہدہ داروں کے انتخاب ہو رہے ہیں۔ ۴ رفروری ۱۹۵۴ء کو نئے عہدہ دار چارج سنبھال لیں گے۔ لہٰذا میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس اعلان کے پڑھنے پر اپنی گزشتہ سال کی مساعی پر نظر دوڑاتے ہوئے مالی حصہ کا خصوصاً غور سے جائزہ لیں گے اور اللہ تعالےٰ سے استقامت چاہتے ہوئے اپنے تمام احباب کی معیت میں کمر ہمت باندھ کر نئے سال کے شروع ہونے سے پہلے پہلے تمام قسم کی فروگزاشتوں کو دور کر کے اپنی کرسی فرض کو ذمہ دار چھوڑینگے اور ایک ایسی مجلس نئے عہدہ داروں کے سپرد کر دینگے جس کے ذمہ کسی قسم کا بقایا نہ ہو۔ اور جملہ شعبہ جات کو ترقی دینے کے لئے تمام راہیں صاف ہوں اور نئے عہدہ دار اپنی امنگوں اور ولولوں کے ساتھ نئے سال کی سکیموں کو عملی جامہ پہنا سکیں آپ کی یہ چند دن کی سعی اور مستعدی صدقہ جاریہ کا رنگ اختیار کر کے نئے عہدہ داروں کے کاموں کے ثواب میں آپ کو حصہ دار بناوے گی۔

الدال علی الخیر کفاعلہ۔ جہاں تک مالی حصہ کا تعلق ہے۔ مجلس عاملہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۸ دسمبر سے ۱۵ دسمبر تک مالی ہفتہ منایا جائے۔ اس ہفتہ میں ہر ممکن طریق سے خدام سے تمام قسم کے بقایاجات کی وصولی کی کوشش کی جائے۔

چاہے یہ چندہ مجلس کا عام چندہ ہو یا اجتماع یا تعمیر دفتر کا ہو۔ غرضکہ کسی قسم کا چندہ کسی خادم کے ذمہ بقایا نہیں رہنا چاہیئے۔ اس کی کامیابی کے لئے حلقہ وار وفود تیار کئے جا سکتے ہیں۔ مقامی بزرگوں سے ترغیب و تحریص کے ذریعہ کام لیا جا سکتا ہے۔ نیز خدام کے اجلاس وغیرہ منعقد کر کے خدام کو اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کا احساس دلایا جائے۔ اگر کوئی مقامی مجلس مناسب سمجھے۔ تو جو خدام نقدی کی صورت میں ادائیگی نہ کر سکیں تو ان سے جنس کی صورت میں وصولی کی جا سکتی ہے۔ مگر کوئی خادم نہیں رہنا چاہیئے۔ جو جلسہ سالانہ کے مبارک ایام کی آمد سے پہلے پہلے اپنے بقایاجات ادا کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور سرخرو نہ ہو چکا ہو۔

آخر میں ان الفاظ کے ساتھ اس درخواست کو ختم کرتا ہوں کہ دنیا میں ادنےٰ ادنےٰ مقاصد کے حصول کے لئے بھی ایک ضرورت مند پُرخطر گھاٹیوں میں گزرنا پسند کر لیتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کو پانا تو ایک بلند ترین مقصد ہے۔ پھر کیوں نہ اپنے مقصد کی بلندی کے مطابق اپنی ہمتوں کو بلند کیا جائے۔ اور اسی کے مطابق اپنی مساعی بروئے کار لائی جائے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کی مدد اور نصرت فرمائے۔ آمین

(معتمد)

م خاکسار اور چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ۲۱۱۔ نے حضور کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ پھر صدر صاحب نے مختصراً تقریر کی۔ خاکسار بشیر محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بشیرآباد

راولپنڈی

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا جلسہ سیرۃ النبی مورخہ ۲۰ نومبر بروز جمعہ بوقت دس بجے بمقام انجمن احمدیہ زیر صدارت بیگم چوہدری احمد جان صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر متعدد خواتین نے مضامین پڑھے۔ رحیدہ خانم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ راولپنڈی۔

۲۴ گئی ہے۔ مرزا ناصر احمد ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

تصحیح

روزنامہ المصلح مجریہ ۱۹ رنومبر میں تعلیم الاسلام کالج لاہور میں۔ مدرس دینیات کی ایک اسامی کی ضرورت کا اعلان کیا گیا تھا اس اعلان کے تسلسل میں بذریعہ اعلان ہذا یہ امر بھی واضح کیا جاتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا اسامی کے لئے مولوی فاضل اور شاہد کے امتحانات پاس ہونے کے علاوہ بی اے ہونا بھی ضروری ہوگا۔ اس لئے صرف ایسے اصحاب درخواست بھجوائیں جن میں یہ جملہ اوصاف پائے جاتے ہوں۔ صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان میں سے اگر کوئی صاحب اس اسامی کے لئے درخواست دینا چاہیں۔ تو وہ افسر صیغہ کی وساطت سے درخواست بھجوائیں درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ نیز دسمبر تک توسیع کر دی ۲۴

بار بار بتانے کی ضرورت

اس لئے پیش آتی ہے۔ کہ جن لوگوں نے پہلے نہیں سنا تھا وہ اب سن لیں اور پھر بسا اوقات سستی اور غفلت بھی ہو جاتی ہے۔ اور دوبارہ بیان کرنے سے انسان کو موقعہ مل جاتا ہے کہ وہ سستی اور غفلت ترک کر کے بیدار ہو جائے۔ اور اسے اس طرف توجہ ہو جائے۔ آپ کو علم ہو کہ تحریک جدید کا سال رواں پاکستانی جماعتوں کیلئے ۳۰ نومبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے ہر ایک دوست کو جو تحریک جدید میں شامل ہے۔ چاہیئے۔ کہ اپنا وعدہ ۳۰ نومبر تک پورا کر لے۔ اور بیرونی ممالک کی جماعتیں بھی جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء تک اپنے وعدے سو فی صدی پورے کرنے کی کوشش کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تعلیمی مسائل پر عراق کے وزیر اعظم کی تقریر

لندن ۲۶ نومبر بذریعہ ہوائی ڈاک حال ہی میں بغداد کے اخبار الخبر نے اپنی ایک اشاعت میں عراق کے وزیر اعظم کی وہ تقریر شائع کی تھی جو انہوں نے مدرسین کے تربیتی کالج میں کالج کے طلباء کے نگران اور مدرسین کے ایک اجتماع میں کی تھی۔ یہ اجتماع عراق کے وزیر تعلیم کی زیر ہدایات منعقد ہوا تھا۔ وزیر اعظم نے اس موقع پر کہا۔ کہ آپ یہاں ان چار چیزوں پر غور کرنے کی غرض سے اکٹھے ہوئے ہیں۔ (۱) موجودہ دور میں نظریاتی اصولوں کی جنگ (۲) اس جنگ میں مدرسین کے فرائض کیا ہیں؟ اس جنگ میں نوجوانوں کے نفسیاتی حالات کیا ہیں؟ ان نفسیاتی مسائل کو حل کرنے کے لئے کیا ذرائع ہیں؟

ان میں سے جہاں تک پہلی چیز کا تعلق ہے۔ اس وقت رجعت پسند آزاد خیال اور اشتراکی نظریات کے درمیان جنگ جاری ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ پہلی اور تیسری چیز کو بالکل ہی مسترد کر دینا چاہیئے۔ پہلی کو اس لئے کہ اس سے ملک کی ترقی اور خوشحالی پس پشت جا پڑتی ہے اور تیسری کو جو پہلی سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ اس لئے۔ کہ ایسے لوگ تباہ کر دینے والی تحریکوں میں حصہ لیتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ ملک کا استحکام زبردست خطرہ سے دوچار ہو جاتا ہے۔ البتہ ان چیزوں میں سے دوسری چیز درمیانہ روی پر مبنی ہے۔ جس پر مغربی ملک بھی چل رہے ہیں۔ اور جس کا مقصد اصلاحات۔ آزادی۔ انصاف اور ہر ایک کے لئے عزت و احترام حاصل کرنا ہے۔ عراقی اصولوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس درمیانہ راستہ کو اختیار کریں۔

وزیر اعظم موصوف نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ سیاسی فلسفہ کو بھی کالجوں کے نصاب میں شامل کیا جائے۔ تاکہ ہر طالب علم کو یہ معلوم ہو سکے۔ کہ اوپر کے نظریات میں سے انہیں اپنے لئے کونسا نظریہ چن لینا چاہیئے۔

قابل تقلید نمونہ!

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کوئٹہ نے حلقہ احمدیہ مسجد کوئٹہ کی طرف سے مصباح کے اعانت فنڈ میں گرانقدر رقم/۲۳ روپے ارسال فرمائے۔ رحمہم اللہ یہ رقم وہاں کی بہنوں نے خوشی کے مواقع یعنی ولادت بیاہ شادی وغیرہ کی تقاریب پر عنایت فرمائے ہیں دیگر لجنات کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کے نمونہ پر عمل پیرا ہو کر ثواب کی مستحق ٹھہریں۔

(ادارہ مصباح ربوہ)

بین الاقوامی ٹیلیفون کمیٹی کا اجلاس لاہور میں ہوگا!

کراچی ۲۷ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ٹیلیفون کی بین الاقوامی مشاورتی کمیٹی برائے مشرق وسطی و جنوب مشرق۔ جنوب مشرقی ایشیا کا اجلاس یکم دسمبر کو لاہور کے تاریخی شہر میں شروع ہوگا۔ اور پاکستان مذکورہ کمیٹی کی میزبانی کے فرائض انجام دے گا۔

کمیٹی مشرق وسطی اور جنوبی ایشیا کے ممالک کو یورپ اور بحیرہ روم کے علاقہ کے لاسلکی مواصلات کے نظام کے ساتھ منسلک کرنے کے ذرائع اور طریقہ کار پر غور کرے گی۔

افغانستان۔ لنکا۔ مصر۔ فرانس۔ ہندوستان ایران۔ اٹلی۔ سعودی عرب۔ اسپین۔ ترکی۔ برطانیہ اور یوگوسلاویہ کانفرنس میں اپنے مندوب بھیجیں گے۔

افتتاحی اجلاس مجلس قانون ساز پنجاب کی بلڈنگ میں اسمبلی ہال میں ہوگا۔ اس کے بعد کانفرنس کی کارروائی پنجاب یونیورسٹی کے سینٹ روم میں ہوگی۔

صدر روس کی جانب سے قائم مقام گورنر جنرل کا شکریہ!

کراچی ۲۶ نومبر۔ ہز ایکسی لینسی صدر روس نے پاکستان کے قائم مقام گورنر جنرل ہز ایکسی لینسی میاں عبدالرشید کو حسب ذیل جواب بھیجا ہے:۔

"یور ایکسی لینسی نے عظیم سوشلسٹ انقلاب اکتوبر کی ۳۶ ویں سالگرہ کے سلسلہ میں جو تہنیتی پیغام روانہ کیا ہے اس کے لئے براہ کرم میرا شکریہ قبول کیجئے۔"

مسٹر ایمینوئل سیلر کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۶ نومبر۔ امریکن ایوان نمائندگان کی مجلس عدلیہ کے رکن مسٹر ایمینوئل سیلر آج کراچی پہنچ گئے۔ موصوف حکومت پاکستان کے مہمان کی حیثیت سے یہاں دو روز قیام کریں گے۔

ہوائی اڈہ پر حکومت پاکستان کے افسر تقریبات مسٹر بشیر المعالم اور امریکی سفارت خانہ کے کونسلر مسٹر جان کے ایمرسن نے موصوف کا استقبال کیا۔ مسٹر سیلر کل صبح ۸ بجے وزارت امور خارجہ کے سیکرٹری سے اس کے بعد آنریبل وزیر مہاجرین و بحالی اور آنریبل وزیر مالیات سے اور بعد ازاں سیکرٹری وزارت اقتصادی امور سے ملاقات کریں گے۔

مسٹر سیلر دوسرے روز صبح ایک مہاجر بستی کا معائنہ کریں گے اور سہ پہر کو بیگم لیاقت علی خان سے ملاقات کریں گے۔ موصوف ۲۹ نومبر کی دوپہر کو ایک بجے ہندوستان روانہ ہو جائیں گے۔

تبادلہ روزگار کے دفتروں کا مقصد اور پروگرام

کراچی ۲۶ نومبر۔ مسٹر اقبال حسین ڈائرکٹر جنرل محکمہ افراد کار و روزگار۔ وزارت عمال حکومت پاکستان ۲۸ نومبر کو ۱۴/۸ بجے شب ریڈیو پاکستان کراچی سے "تبادلہ روزگار کے دفتروں کا مقصد اور کام" کے عنوان سے ایک تقریر نشر کریں گے۔

ارمار اکو تار کی ٹریفک حسب معمول ہو گئی

کراچی ۲۶ نومبر۔ پوسٹ ماسٹر جنرل سندھ بلوچستان سرکل کراچی نے اعلان کیا ہے کہ اب ارمارا کو تار حسب معمول جانے لگے ہیں۔

بلدیہ کراچی کے انتخابات (خصوصی از سر نو رائے شماری) کا آرڈر!

کراچی ۲۶ نومبر۔ وزارت صحت و تعمیرات حکومت پاکستان کے غیر معمولی گزٹ مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۵۳ء میں بلدیہ کراچی کے انتخابات (خصوصی از سر نو رائے شماری) کا آرڈر شائع کیا ہے جسے ہز ایکسی لینسی گورنر جنرل نے نافذ کیا ہے اور جس کی رو سے بلدیہ کراچی کے سات وارڈوں کے ان امیدواروں کے متعلق جو اپریل ۱۹۵۳ء کے انتخابات میں جائز طور سے منتخب ہوئے تھے۔ از سر نو رائے شماری ہونے کی اجازت دی گئی ہے۔ مذکورہ آرڈر میں اس تمام کارروائی کو جو بلدیہ اور مقامی حکام نے اپریل ۱۹۵۳ء کے انتخابات میں کی تھی جائز اور درست بھی قرار دیا گیا ہے۔

گورنر جنرل اور وزیر اعظم سیمنٹ اور مصنوعی کھاد کارخانوں کا سنگ بنیاد رکھیں گے

کراچی ۲۶ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب میں علاقہ تھل میں سیمنٹ اور مصنوعی کھاد تیار کرنے کے کارخانوں کی تعمیر کا کام آئندہ سال فروری سے شروع ہو جائیگا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ فروری کے پہلے ہفتے میں گورنر جنرل جناب غلام محمد تھل میں مصنوعی کھاد کے کارخانے اور اسی ہفتے وزیر اعظم محمد علی سیمنٹ کے کارخانے کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ کھاد کے کارخانے کی مشینیں کراچی پہنچ چکی ہیں۔ اس کارخانے کی تعمیر پر ستاسی لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ اس میں سے چالیس لاکھ روپے حکومت امریکہ نے غیر ممالک کی امداد کے پروگرام کے تحت دیئے ہیں۔ اس کارخانے میں ہر سال پچاس ہزار ٹن کھاد تیار ہوگا۔

وزیر اعظم جاپان کو قتل کرنے کی سازش

دو پولیس والے گرفتار کر لئے گئے

ٹوکیو ۲۶ نومبر۔ جاپانی پولیس نے آج وزیر اعظم یوشیدہ کو قتل کرنے کی ایک خطرناک سازش کا انکشاف کیا ہے۔ جس کے پیش نظر وزیر اعظم کے محافظوں کی تعداد دو چند کر دی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں دو پولیس والوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جن کے خلاف مشتبہ طور پر وزیر اعظم کی موٹر کا تعاقب کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ پولیس نے بتایا ہے۔ کہ وزیر اعظم کو دو ٭ تہدید آمیز خطوط ملے ہیں۔ اور دائیں بازو سے تعلق رکھنے والے بعض عناصر نے ان کو قتل کرنے کی سازش کی ہے ٭

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

ہم خارجہ پالیسی میں مداخلت برداشت نہیں کریں گے (اصفہانی)

لندن ۲۶ نومبر۔ پاکستانی ہائی کمشنر متعین برطانیہ مسٹر اصفہانی نے آج سنڈرلینڈ روٹری کلب میں تقریر کرتے ہوئے اس خیال کی پرزور تردید کی ہے کہ پاکستان میں ملاؤں کی حکومت قائم ہو رہی ہے۔ اور وہ کوئی رجعت پسندانہ قدم اٹھا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اہل پاکستان ایک دستور چاہتے ہیں کہ جو خالص جمہوری اور جدید دور کے تقاضوں کو پوری طرح پورا کرتا ہو۔ مسٹر اصفہانی نے کہا کہ پاکستان نے اسلامی تصورات کی راہ پر چلنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اسے کسی صورت میں غیر جمہوری نہیں کہا جا سکتا۔ اس لئے کہ یہ فیصلہ مسلمانوں کے عقائد و تقاضوں کی پیداوار ہے۔ یہی تقاضہ ہے جس کے باعث ہندوستان کو پاکستان اور ہندوستان دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ بہت سے جدید جمہوری ممالک کی پشت پر مذہبی روایات کا ہاتھ ہے اور بلاشبہ ان میں روزمرہ کے کاموں میں عوام کی غالب اکثریت کے مذہبی معتقدات کو بڑا دخل ہے۔ بنا بریں پاکستان نے بھی جو خدا کو ماننے والے اور ترقی پسند ممالک ہیں کی تقلید میں ہی اسلامی اصولوں کی راہ پر چلنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دنیا کے اعتدال پسند مفکرین کے فلسفہ کو جاننے اور دنیا کی تاریخ کو سمجھنے والا کوئی شخص اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ پاکستان کے مجوزہ دستور کی دفعات جدید تقاضوں اور اعتدال پسندی کے اعتبار سے دنیا کے کسی ترقی پسند اور لادینی ملک کے دستور سے کسی طرح کم نہیں۔ مسٹر اصفہانی نے مزید کہا۔ کہ اخباروں کی یہ اطلاع سراسر بے بنیاد ہے۔ کہ امریکہ اور پاکستان کے درمیان ہوائی اڈوں کے بدلے فوجی امداد کی بنیاد پر مذاکرات ہو رہے ہیں۔ اس قسم کی اطلاعات پر رائے زنی کرنے سے قبل ان کی تصدیق کر لینا ضروری ہے۔ افواہیں اور بے بنیاد خبریں پھیلانے کی بجائے خیرسگالی اور ایک دوسرے کے مفاد کا احترام کرنا ضروری ہے بہرحال پاکستان ایک آزاد ملک ہے اور اپنی خارجہ پالیسی وضع کرنے میں کسی کی مداخلت گوارا نہیں کر سکتا پاکستان کی خارجہ حکمت عملی کی بنیاد اس اصول پر رکھی گئی ہے۔ کہ ہر قوم کو اپنی مجلسی اقتصادی اور سیاسی ترقی کا اپنی ضروریات کے مطابق پورا پورا حق حاصل ہونا چاہیے۔ انہوں نے مزید انکشاف کیا کہ آئندہ اپریل سے ہماری قومی ایئرلائن مشرقی اور مغربی پاکستان کو لندن سے

سیلون کا ڈاکٹر جگن کو ویزا دینے سے انکار

کولمبو ۲۶ نومبر۔ برطانوی گیانا کے معزول شدہ وزیر اعظم ڈاکٹر جگن اور سابق وزیر تعلیم مسٹر برن ہام کو جو ان دنوں بھارت میں ہیں۔ حکومت سیلون نے سیلون آنے کے لئے ویزا دینے سے انکار کر دیا ہے۔

میں سیاست سے کنارہ کش ہو چکا ہوں

لاہور پہنچنے پر خواجہ ناظم الدین کا بیان

لاہور ۲۶ نومبر۔ پاکستان کے سابق وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین آج شام کو کراچی سے یہاں پہنچے۔ آپ ۲۸ نومبر کو پنجاب کے حالیہ ہنگاموں کی تحقیقات کرنے والی عدالت کے سامنے بیان دیں گے۔ سیاسی صورت حال کے متعلق صحافیوں کے متعدد سوالات کا جواب دیتے ہوئے خواجہ صاحب نے نپا تلا جواب دیا کہ میں سیاست سے کنارہ کش ہو چکا ہوں۔

کپڑے کی سٹہ بازی پر پابندی عائد کی جائے گی!

کراچی ۲۶ نومبر۔ حکومت پاکستان کپڑے کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ کے پیش نظر کپڑے کے سودوں میں سٹہ بازی پر پابندی عائد کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔

لاہور ۲۶ نومبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ ریلوے نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ریل کے پورے ڈبے کو ریزرو کرانے کے لئے ریزرویشن فیس نہیں لی جائے گی سیکنڈ کلاس کمپارٹمنٹوں کو ریزرو کرنے کی فی ٹکٹ آٹھ آنے کی ریزرویشن بہرحال لی جاتی رہے گی۔

بھارتی فوجیں آسام کے سرحدی کوہستانوں میں داخل ہو گئیں

باغی قبائل نے اگر تمام قیدیوں کو واپس نہ کر دیا تو یکم دسمبر سے ان کے خلاف فوجی کارروائی شروع ہو جائیگی

نئی دہلی ۲۶ نومبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ان اطلاعات کے باوجود کہ آسام کے سرحدی قبائل نے بھارتی قیدیوں کو رہا کر دینا منظور کر لیا ہے۔ حکومت ہند اس علاقے میں اپنے تازہ دم فوجی سپاہی کافی تعداد میں بطور کمک بھیج رہی ہے۔ آسام و برما کی سرحد پر ایور کے کوہستانی علاقہ میں گذشتہ ۲۲ اکتوبر کو خانہ بدوش قبائل نے بھارت کی ایک سرکاری جماعت پر حملہ کر کے چالیس افراد کو قتل اور ساٹھ کو بطور یرغمال گرفتار کر لیا تھا۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ بھارت اپنی اس نازک سرحد کو جو کمیونسٹ چین کے مقبوضہ تبت سے ملتی ہے۔ مستحکم بنانا چاہتا ہے۔ جب بھارتی فوجیں اس علاقہ میں شمال کی جانب بڑھیں۔ تو حکام اس امکان پر بھی غور کر رہے تھے۔ کہ تبت سے جو کمیونسٹ اس علاقہ میں چوری چھپے داخل ہوتے رہتے ہیں۔ کہیں ان کا تو کوئی ہاتھ اس حملے میں نہیں ہے۔ جو گذشتہ ۲۲ اکتوبر کو بھارتی دستے پر ہوا تھا۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ آسامی قبائل میں امن و امان قائم رکھنے کی ذمہ داری آسام رائفلز پر ہے۔ اب حکومت نے آسام رائفلز کی کمک کے لئے کچھ باضابطہ فوج بھی بھیج دی ہے۔ جس میں چھاتہ فوج بھی شامل ہے۔ بھارتی حکومت نے پہلے باغی قبائل کو الٹی میٹم دیا تھا کہ اگر بھارتی قیدی واپس نہ کر دیئے گئے۔ تو سرکش قبائل کے دیہات پر گذشتہ منگل سے بمباری شروع کر دی جائے گی۔ لیکن یہ بمباری اس وجہ سے ملتوی کر دی گئی کہ قبائل نے قیدیوں کو واپس کر دینے پر آمادگی ظاہر کی۔ اور کچھ قیدیوں کو واپس بھی کر دیا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر تمام قیدی واپس نہ کر دیئے گئے۔ اور قبائل کے لیڈروں نے اپنے ہتھیار حکومت کے حوالے نہ کر دیئے۔ تو ان کے خلاف بھارتی فوج جس میں ہوائی فوج بھی شامل ہے۔ کارروائی شروع کر دے گی۔

مصری محکمہ نشریات کے چالیس ملازمان برطرف یا معطل

قاہرہ ۲۶ نومبر۔ مصری حکومت کے محکمہ براڈکاسٹنگ کو بدعنوانیوں سے پاک کرنے کے سلسلے میں قومی رہنمائی کے وزیر میجر صالح سالم نے آج ۳۳

۔۔۔ محکمہ مذکور کے چالیس ملازموں کو برطرف یا معطل کر دیا ہے۔ ان لوگوں کو براڈکاسٹنگ ہاؤس میں قدم رکھنے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔

مسٹر گورمانی عازم لاہور ہو گئے

تحقیقاتی عدالت کے سامنے بیان دینگے

کراچی ۲۶ نومبر۔ پاکستان کے وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی آج رات پاکستان میل سے عازم لاہور ہو گئے۔ وزارت داخلہ کے سیکرٹری مسٹر جی احمد بھی ان کے ہمراہ تھے۔ مسٹر گورمانی ایک ہفتہ تک لاہور میں قیام کریں گے۔ اور اس دوران پنجاب کے حالیہ ہنگاموں کی تحقیقات کرنے والی عدالت کے سامنے بیان دیں گے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

دسمبر ۵۳ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

براہ کرم قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں بعض احباب کا خیال ہوتا ہے کہ جلسہ کے موقعہ پر قیمت جمع کرائیں گے۔ لیکن عموماً یہ ہوتا ہے کہ جلسہ کے دنوں میں بعض احباب کو فرصت نہیں ملتی اور قیمت اخبار موقعہ پر ادا نہیں ہوتی اس صورت میں تاکیداً عرض ہے کہ قیمت جلسہ سالانہ سے قبل ہی ارسال کرنے کی سعی فرمائیں۔ لہذا احباب سے التماس ہے۔ کہ قیمت اخبار جلسہ سالانہ سے قبل ہی بذریعہ آرڈر بھجوا کر دعا اور شکریہ کا موقعہ دیں ممنون ہوں گا۔ (مینیجر)

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کارروائی

(مسٹر ابراہیم علی چشتی کا بقیہ بیان)

لاہور ۲۴ر نومبر :- فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں محکمہ اسلامیات کے ڈپٹی سیکرٹری ابراہیم علی چشتی نے کہا - اس وقت کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز دولتانہ - مولانا ابو الحسنات اور ان کی پارٹی سے جو ملاقاتیں کرتے تھے - اس کا انہیں علم تھا -

س :- کیا جیل کے حکام نے یہ شکایت کی تھی کہ جیلوں میں لیکچر دینے کیلئے امیر بخش پہلوان مناسب شخص نہیں ہے - ج :- جیسا کہ فائل کے صفحہ نمبر سے ظاہر ہے - شکایت امیر بخش پہلوان کے علاوہ مرزا احمد علی کے خلاف بھی ہے - جو مسلم عالم بھی ہیں - یہ شکایت ان لوگوں کے مفاد کی خاطر کی گئی تھی جنہیں جیل کے حکام اس مقصد کے لئے ملازم رکھنا چاہتے تھے - س :- کیا یہ درست نہیں کہ امیر بخش پہلوان کو صرف اس لئے ملازم رکھا گیا کہ وہ آپ کے خاندان کے مالشئے تھے ؟ -

ج :- جی نہیں - یہ بالکل بے بنیاد ہے -

عدالت کے اس سوال کے جواب میں کہا - کہ کیا مسٹر چشتی نے کبھی اس پہلوان کو اپنے والد کے ہمراہ بھی دیکھا تھا ؟ مسٹر چشتی نے جواب دیا - جی ہاں - میرے والد ان کو جانتے تھے - یہ میرے والد کے پاس آیا کرتے تھے - لیکن مالشئے کی حیثیت سے نہیں - س :- کیا امیر بخش پہلوان پڑھے لکھے ہیں - ج :- جی نہیں -

اس کے بعد وکیل نے جرح جاری رکھتے ہوئے پوچھا - کہ امیر بخش پہلوان کو ۷ر مارچ ۱۹۵۲ء سے لے کر ۲۹ر مارچ ۱۹۵۳ء تک ۱۲۵۰/ روپے دیئے گئے - ج :- میں صرف یہ جانتا ہوں کہ انہیں فی لیکچر ۵ روپے ملتے تھے - اس کے علاوہ انہیں راوی روڈ سے بورسٹل جیل تک آنے جانے کا کرایہ تانگہ بھی ملتا تھا - س :- کیا اس پہلوان کو جو رقوم دی گئیں ان کے ریکارڈ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں فزیکل انسٹرکٹر کی حیثیت سے ان کی خدمات کا معاوضہ دیا گیا ؟ ج :- وہ فزیکل انسٹرکٹر نہیں تھے وہ لیکچرار تھے - اور جسمانی تربیت کے بارے میں بھی ان کی تعلیم محض زبانی ہدایات تک محدود تھی

جب یہ پوچھا گیا کہ کیا کوئی ایسا نوٹ ریکارڈ میں موجود ہوگا کہ امیر بخش کو ادائیگی ان خدمات کے عوض ہوئی - جن کا ذکر گواہ نے کیا ہے - تو مسٹر چشتی نے کہا جی نہیں - لیکن اس پہلوان کے فرائض کا ایک حصہ یہ بھی تھا - کہ وہ ابتدائی اسلامیات پر لیکچر دیں - س :- جب یہ پہلوان بالکل اَن پڑھ تھا - تو وہ مذہبی امور میں اتنا ماہر بھی کیسے ہو گیا ؟

ج :- میں اس کے طریق تعلیم سے آگاہ نہیں - لیکن اس کی سفارش مسٹر محمد امین بیرسٹر ایٹ لاء نے کی تھی جو پاک دستور یہ کے صدر کی طرف سے حال ہی میں تبلیغی کام کے لئے جرمنی گئے تھے - ان کا کہنا تھا کہ اس شخص نے تقسیم سے پہلے باقاعدہ تبلیغی کام کیا ہے - س :- مسٹر محمد امین نے اس پہلوان کے متعلق کیا نقطہ کہے تھے ؟

ج :- انہوں نے کہا تھا - جب وہ مسلمان ہوئے تھے تو اس پہلوان نے کافی عرصہ تک ہندوستان بھر میں ان کے ہمراہ تبلیغی کام کیا - س :- جب آپ ذاتی طور پر اس پہلوان کو جانتے تھے - تو آپ نے مسٹر محمد امین کی سفارش تحقیق و تفتیش کے بغیر کیوں قبول کی ؟ - ج :- کیونکہ اس شخص کے متعلق میری معلومات اس سفارش کے برعکس نہیں تھیں -

س :- محکمہ اسلامیات نے اور کتنے مقرروں کو منتخب کیا ؟ ج :- اور کسی کو نہیں -

وکیل نے جرح جاری رکھتے ہوئے گواہ سے کہا - آپ نے بتایا تھا - کہ آپ ڈائرکٹر محکمہ تعلقات عامہ میر نور احمد کے لئے مقالات لکھا کرتے یا ان کی تصحیح کیا کرتے تھے - بتائیے - کیا آپ کو اس خدمت کا کوئی معاوضہ بھی ملتا تھا ؟ ج :- ملازمت اختیار کرنے کے بعد معاوضہ نہیں ملتا تھا

عدالت نے سوال کیا - آپ نے میر نور احمد کے لئے جو مقالات لکھے یا صحیح کئے - ان میں سے کبھی کوئی مقالہ "آفاق" میں بھی شائع ہوا ؟ ج :- جی ہاں - س :- کیا اس کا تعلق عقیدہ ختم نبوت یا احمدیت سے بھی تھا ؟ ج :- میں پہلے ہی اس سوال کا جواب نفی میں دے چکا ہوں - س :- کیا درست ہے کہ ۱۹ر اپریل ۱۹۵۰ء سے اگست ۱۹۵۱ء تک محکمہ تعلقات عامہ آپ کو مقالات لکھنے کے لئے آٹھ سو روپے ماہوار دیا کرتا تھا ؟

ج :- مجھے تاریخوں کے بارے میں یقین نہیں نہ اس محکمہ نے کسی مشاہرہ پر مجھے کبھی ملازم رکھا - لیکن یہ درست ہے - کہ میں ڈائرکٹر پبلک ریلیشنز کے لئے مقالات لکھتا اور درست کرتا رہا - جس کے لئے مجھے خاصی ادائیگی ہوتی رہی - کیونکہ میں زیادہ معاوضہ پر ہی لکھتا تھا - ڈائرکٹر نے عدالت کو بتایا - مجھے محکمہ ہی ادائیگی کیا کرتا تھا -

س :- کیا آپ نے مارچ سے اگست ۱۹۵۱ء تک "مبصر" کے نام پر بھی کبھی مقالات لکھے ؟

ج :- جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے کبھی ایسے نام سے مقالات نہیں لکھے - میں محض مسودے تیار کر کے انہیں ڈائرکٹر کے حوالے کر دیا کرتا تھا -

س :- کیا وہ "مبصر" کے نام سے شائع ہوتے تھے ؟

ج :- میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں بتا سکتا -

س :- کیا ممکن ہے کہ آپ نے کوئی مقالہ لکھ کر اشاعت کے لئے کسی کے حوالہ کیا ہو - اور اس کے شائع ہونے پر آپ کو علم نہ ہوا ہو ؟ ج :- مضامین شائع ہوئے تھے - لیکن مجھے یہ یقین نہیں - کہ آیا وہ "مبصر" کے نام سے شائع ہوئے -

س :- کیا "زمیندار" مورخہ ۲ر اپریل ۱۹۵۲ء میں شائع ہونے والا یہ مقالہ جو دستاویز ڈی - ای ۱۹۷ کی صورت میں عدالت میں پیش ہو رہا ہے - آپ ہی نے میر نور احمد کے لئے لکھا تھا ؟ ج :- نہیں یہ میرے لکھے ہوئے مقالات میں سے نہیں البتہ میں نے اس کی کافی حد تک تصحیح کی تھی -

س :- کیا آپ کہہ سکتے ہیں - کہ آپ کے سوا کسی اور شخص نے بھی "مبصر" یا "مفکر" کے قلمی نام سے لکھا ہو ؟ ج :- ملازمت میں آنے کے بعد میں نے اس قلمی نام سے لکھنا چھوڑ دیا تو "زمیندار" میں ان ناموں سے بعض مقالات شائع ہوئے - میں نے "زمیندار" کے ایڈیٹر سے پوچھا - وہ ان ناموں کے اس استعمال کی اجازت کیوں دے رہے ہیں - انہوں نے جواب دیا کہ مولانا ظفر علی کے بھائی اس نام سے لکھتے ہیں -

س :- کیا آپ کو محکمہ اسلامیات کے ڈپٹی سیکرٹری کا عہدہ اس لئے ملا کہ آپ میر نور احمد کے لئے مقالات لکھا یا اُن کی تصحیح کیا کرتے تھے ؟

ج :- نہیں میرا تقرر میری قابلیت کی بنا پر عمل میں آیا - مجھے سردار عبد الرب نشتر نے مقرر کیا تھا - س :- کیا "زمیندار" مورخہ ۵ر مارچ ۱۹۵۲ء میں جو مقالہ دستاویز ڈی - ای ۱۹۸ شائع ہوا ہے آپ ہی کا لکھا ہوا ہے ؟

ج - نہیں یہ مقالہ میں نے کبھی نہیں لکھا

(باقی)

تل ابیب ۲۷ر نومبر :- کل یہاں امریکہ اور اسرائیل کے درمیان اقتصادی امداد کے ایک نئے معاہدے پر دستخط ہوئے اس کی رو سے امریکہ فوری طور پر ۲ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر حکومت اسرائیل کے حساب میں منتقل کر دے گا - سو وہ جس طرح چاہے استعمال کرے

چینیوں نے تبت کی تمام سیاسی جماعتیں توڑ ڈالیں بہت سے لیڈر گرفتار کر لئے گئے

نئی دہلی ۲۶ر نومبر :- بھارت اور تبت کی مشترکہ سرحد کے قریب ایک مقام کالمپانگ سے اطلاع ملی ہے کہ عوامی چین نے تبت سے بہت سی فوج واپس بلا لی ہے - اس کی وجہ یہ ہے - کہ تبت میں غذائی بحران پیدا ہو گیا ہے - اور دوسری وجہ یہ بتائی گئی ہے - کہ تبت کے حکام چینی فوج کی واپسی کے لئے پے درپے مطالبے کر رہے ہیں - اس وقت قریباً بیس ہزار چینی فوج تبت میں موجود ہے - یہ بھی بتایا گیا ہے - کہ چینی حکام نے تبت کی تمام سیاسی جماعتوں پر پابندی عائد کر دی ہے - اور سابق پیوپلز پارٹی کے بہت سے لیڈروں کو کہا جاتا ہے کہ چینی ایڈمنسٹریٹر کے سامنے مظاہرے کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے -

حکومت امریکہ کے نام مصر کا نیا مراسلہ

قاہرہ ۲۷ر نومبر :- امریکی سفیر مقیم قاہرہ مسٹر جیفرسن کیفری کو کل مصر کے وزیر خارجہ جناب محمود فوزی کی طرف سے ایک مراسلہ موصول ہوا ہے - مصری اخباروں نے لکھا ہے - کہ یہ مراسلہ ایک نہایت اہم پیغام پر مشتمل ہے - مصر اور برطانیہ کے سرکاری حلقوں نے کل اس مراسلے پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا -

ڈسٹرکٹ کولمبیا میں نسلی امتیاز ختم

واشنگٹن ۲۶ر نومبر :- امریکہ کے ضلع کولمبیا میں نسل و رنگ کے امتیاز کو سرکاری طور پر ختم کر دیا گیا ہے آئندہ سے تمام محکموں میں قابلیت کے معیار پر لوگوں کو ملازمتیں دی جائیں گی - اور رنگ کے امتیاز کو زیر غور نہیں لایا جائیگا - صرف فائر بریگیڈ کے محکمہ کو اس فیصلے سے مستثنیٰ رکھا جائے گا

بقیہ لیڈر ص ۲

کر رہے ہیں - اس سے خود بھی کما حقہ فائدہ اٹھا رہے ہیں ؟

ہم نے اس سے پہلے بھی ایک رنگ میں اسی موضوع پر عرض کیا تھا - اور اسی ضمن میں اس وہم کا ازالہ کیا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسروں کی نسبت ہم اس نعمت سے زیادہ بہرہ ور ہیں - اور ہماری جماعت کی اکثریت قرآن مجید کے متن اور مفہوم کو سمجھتی - اور ہمیشہ اس میں ترقی کرنے کی کوشش کرتی ہے - لیکن ہمیں اس نسبتی فضیلت سے کوئی سروکار نہیں - ہمارے سامنے تو اپنا ایک مقصد ہے - اس مقصد کے حصول کے لئے جتنی کوشش کی ضرورت ہے - اس کے پیش نظر ہمیں اپنی حالت کا جائزہ لینا چاہیئے -

ہم ایک بار پھر جماعت کے احباب تک اس آواز کو پہنچائیں گے کہ وہ حضور کے ارشاد کے مطابق فوری طور پر اپنے اپنے ہاں اس بات کا انتظام کریں کہ ہماری جماعت کی سو فیصدی تعداد قرآن مجید کے ترجمہ سے واقف ہو جائے - دوسری زبانوں میں قرآن مجید کے ترجموں کی اشاعت - اور اللہ تعالیٰ کے اس خاص فضل پر جماعت کے کسی فرد کو اصل مسرت تبھی حاصل ہو سکتی ہے - جب وہ خود اس سے پوری طرح فائدہ اٹھا رہا ہو - اور اگر ایسا نہیں تو پھر اسے اس امر پر غور کرنا چاہیئے - کہ جو نعمت دوسرے لے جا رہے ہیں - وہ اس سے اپنی شامت اعمال کی وجہ سے کیوں محروم ہو رہا ہے ؟

رجسٹرڈ نمبر ایس ۱۱۴۱